

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

امام چارکعت پڑھا ہو دور کعت ہو بھلی ہے اور دو باتی ہے۔ اب کوئی بعد میں آنے والا مسافر امام کے پچھلی دور کتوں میں شامل ہو کر امام کے ساتھ سلام پھیر دے، یا تین رکعت و ترسی بھری پڑھے؟

اجواب بعون الوہاب بشرط صحیح السوال

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَعَلٰیکُمُ السَّلٰامُ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهُ

اَللّٰہُمَّ لِنَدْلُوْنَا وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلٰامُ عَلٰی رَسُولِكَ، اَمَا بَدْ

ایسا شخص ایسی صورت میں امام کے ساتھ سلام نہ پھیرے بلکہ بھری پڑھے یعنی امام کے سلام پھیرنے کے بعد دور کعت اور پڑھ کر سلام پھیرے ہناکہ امام مقیم کی طرح اس کی بھی چارکعت ہو جائے۔ اسی طرح و تریں ایک رکعت کی نیت کر کے امام کے ساتھ سلام نہ پھیرے بلکہ تین بھری کرے۔ ”وَإِنْ اتَّقْدِي مَسَافِرًا بِعِصْمَتِ أَنْجِلِيَّا،“ (مالکیہ 1: 114)، ”الْتَّاسِيَّةُ وَالْعَاشَرَةُ مِنَ الصُّورِ الْمُتَبَعَّةِ بِحُجَّتِيْنَ الْإِقْتَامِ“ (بن میزنه الایتمام) مگر دخل علیہ الوقت حضرا، ثُم سافر و نحوہ، بحیث: إِنَّمَا جَعَلَ الْإِيمَانَ لِيَوْمٍ يَوْمَ تَخْتَنُوا عَلَيْهِ، وَقَالَ أَبْنُ عَبَّاسٍ: تَلَكَ السَّيْرُ، رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالآنِ صَلَةُ مَرْدَوْهَةُ مَنْ أَرَى، فَلَمْ يَصِلْهَا غَافِتُ مِنْ يَصْلِي الْأَرْبَعَ كَبْحَتِهِ، سَوَاءً أَتَمَّ بَعْضَهُ (بِفِي جَمِيعِ الصلةِ أَوْ بِعِصْمَتِهِ، اعْتَدَهُ السَّافِرُ أَوْ أَلَا)، (کشف القناع 1/602).

کتبہ عبید اللہ المبارکبھوری الرحمنی المدرس بدرسہ دارالحمدہ الرحمنیہ بدمل

بِمَکْرُومٍ

السلام عليکم ورحمة الله وبرکاته

استثنیہ متعلق شغار کا جواب اپنی تحقیق کے مطابق روانہ ہے اس منہ کے بابت اب تک تو میرا یہی خیال ہے والا علم ماحدث لی فیہ بعد مزید ابجھ و استئنف و انترو الفخر.

میرے ذمیک سفریں و حجوب قصر امر رحیم ہے لکھرہ ادله الوجوب و قوتا و صحبتا، و ضفت أولى عدم الوجوب وعدم انتہامها، لإثبات کون القصر رخصیۃ، الإعتداء الصُّحُّ عن عدم العمل بها، و لیزم المسافر المصلی و رداء المتعین آن مقتضی الصلة لوجوب متابعة الیام و ترك الخلاف محر، قال علیہ السلام : إنما جعل الإمام ليوْمَ يَوْمٍ، وروی عن ابن عباس أنه سُكِّنَ مابال المسافر يصلی رکعتین إذا انفرد، وآریعا إذا اتّم بعیّم؟ فقال: تلَكَ السَّيْرُ، وفي لفظ قال رَمَضَانُ بْنُ سَلَيْمَانُ: أَقَادَوا مَعْكُمْ صَلِيْلَنَا أَرْبَعًا، وَإِذَا رَجَعْنَا صَلِيْلَنَا كَعْتَيْنِ، فقال: تَلَكَ سَيْرَتَنَا الْقَاسِمُ صَلِيْلَنَا عَلَيْهِ وَسَلَمَ مَنْدَاحِدٌ، وقد أورد الحافظ بهذا الجھیث في التنجیص و سكت ولم يتكلم علیہ، وقد أجمعوا أصحاب الذاہب الازیعیہ علی شرورہ متابعة المسافر للیام المتعین، كما یدل علیہ فروعہم، ولو لاضئ النطاق وکثرۃ الأعمال التي تشققی عن مراجحة المطلولات لاوردت. ثم نقل العبارات عنا علیک و لائل کثیرہ علی وجوب التصریف الضرر، تشرح بهاصدرک و تقریعک، وان ساعدک الظروف فارج إلى التعلیل لشكنا و آحكام القرآن للبعاص و شریوح الموطا و آبی و آدو و مسلم للخفیفیہ فی انہم بسطوا ولائل الوتوب و آجالو عن ادیة القاتلین بالرخصة.

آما مسکیہ کون مدک الرکوع، فالمکح والصواب فیہ عندی ماقال شیخنا فی شرح الترمذی ، من ائمۃ الیکون مدکا للرکوع، ولا یساعدنی الوقت آن اکتب فیہ ایاریدہ آتا و آنت، فیا جو منک آن تعذر فی

عبدیل اللہ مبارکبھوری الرحمنی مدرسہ الرحمنیہ بدمل

صدما عندی والله اعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکبھوری

جلد نمبر ۱

صفہ نمبر 269

محمد فتویٰ

